بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۲۲/۵۷ | ۲۱ ہجرت ۱۳۴۷ھش ۲۲ صفر ۱۳۸۸ھ ۲۱ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۱۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذاتوں پر ناز و گھمنڈ نہ کرو کیونکہ یہ امر نیکی کیلئے روک کا باعث ہو جاتا ہے

نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں

"ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شامل ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں۔ قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا دیں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔

لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے نافرمان اور اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی مخالفت کی حاجت نہیں۔ وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔ ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آئی ہے۔ جب بنی اسرائیل نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اختیار کی اور اس نے گناہ کیا خدا تعالیٰ نے اس قوم کو ہلاک کیا۔ حالانکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام پیغمبر ان میں موجود تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار اور متنفر ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کر سکتا کہ ایک شخص بغاوت کرے اور اس کو سزا نہ دی جاوے۔

یہ بات بھی خوب یاد رکھو کہ گنہگار خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین نہیں رکھتا۔ اگر ایمان رکھتا تو ہرگز گناہ کرنے کی جرأت نہ کرتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ چوری کرنے والا یا زانی یا بدکار اپنے فعل کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کیونکہ سچا ایمان تو گناہ سے دور کرتا ہے اور شیطان کی کشتی میں وہ شیطان پر غالب آجاتا ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص علانیہ بدکاری میں مبتلا ہے اور دوسری خطا کاریوں سے باوجودیکہ ان کی برائی سے آگاہ ہے باز نہیں آتا تو پھر بجز اس کے اور کیا کہنا پڑے گا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا۔ اگر ایمان رکھتا تو کیوں ان بدیوں سے نہ بچتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار ہے اور اس کا نتیجہ بہت ہی برا اور تکلیف دہ ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲۰ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نقرس کی تکلیف میں اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

● ربوہ ۲۰ مئی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ ٹانگ میں بدستور بہت درد ہے اور علاج کے باوجود ابھی تک فرق نہیں پڑا۔ کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعائیں کریں کہ ہمارا شافی مطلق خدا اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین اللّٰھم آمین

● خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ چند دن علاج کے لئے لاہور تشریف لے گئی تھیں۔ اب واپس ربوہ تشریف لے آئی ہیں کمزوری بے حد زیادہ ہے اور مرض میں بھی کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

● کراچی سے محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مورخہ منگل ۱۴ مئی ۱۹۶۸ء کو ان کے صاحبزادے عزیز سید عبدالستار شاہ صاحب کا دل کا اپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیز کو کامل صحت عطا فرمائے اور آئندہ بھی ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

(شیخ نور الحق دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ)

● خاکسار کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اگرچہ اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد افضل بٹ احمد نگر)

ضروری اعلان

بعض احباب گمنام خط لکھتے ہیں جو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیئے جاتے ہیں اور جس غرض کے لئے وہ لکھے جاتے ہیں وہ پوری نہیں ہوتی اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اپنا نام و پتہ ضرور لکھا کریں ورنہ خرچ ڈاک پر اپنا مال ضائع نہ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۸ء

زمانۂ حال میں تبلیغِ اسلام

آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اکثر اسلامی ممالک فی الواقعہ آزاد ہو چکے ہیں۔ اور یہ امر واقعی قابلِ تعجب ہے کہ باوجودیکہ ہمارے پاس مغربی ممالک کے مقابلہ میں مادی طاقت صفر کے برابر ہے پھر بھی آج ایشیائی اور افریقی ممالک جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے آزاد ہو چکے ہیں اس کے لئے ہمیں اللہ تعالےٰ کا شکرگزار ہونا چاہیئے کہ دنیا کے حالات ہی ایسے ہو گئے ہیں کہ مغربی اقوام جو کل ساری دنیا پر قابض ہو گئی تھیں خود بخود ان کی قابضانہ گرفت ان ممالک پر سے ڈھیلی ہو رہی ہے۔ اس کی ظاہری وجہ خود ان اقوام میں باہمی رقابت ہے اور چونکہ ان اقوام کا تمام انحصار مادی قوت پر ہے اس لئے ان میں ایک دوسرے کے خلاف حسد پیدا ہو جانا ضروری ہے۔ اور ایسا محسوس ہونا غیر متوقع نہیں ہے کہ یہ اقوام کسی نہ کسی دن ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لئے اچانک اُٹھ کھڑی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ تمام دنیا اس آگ کی لپیٹ میں آ جائے جو اندر ہی اندر سلگ رہی ہے۔ ان اقوام کی باہمی رقابت سے اگرچہ افریقی اور ایشیائی اقوام کو بظاہر فائدہ ہوا ہے اور وہ ایک ایک کر کے آزادی حاصل کر رہی ہیں لیکن مغربی اقوام کئی طریقوں سے پھر بھی ان ممالک پر چھائی ہوئی ہیں۔

جہاں تک مسلمان اقوام کا تعلق ہے بےشک ایشیا اور افریقہ میں وہ آزاد ہیں لیکن مغربی اقوام اپنی ریشہ دوانیوں سے ان اقوام کے اندرونی معاملات میں بھی ایک بہت بڑی حد تک دخیل ہوتی ہیں۔ اس دخل اندازی کے لئے انہوں نے کئی طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور سب سے واضح طریق یہ ہے کہ یہ اقوام نوآزاد ممالک کو ہتھیار مہیا کرتی ہیں اور ان کی اقتصادی امداد بھی کرتی ہیں۔ اور اس طرح جو فائدہ وہ پہلے ان پر قابض ہونے کی صورت میں اٹھا رہی تھیں اب اس سے بھی کہیں زیادہ فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ البتہ افرایشیائی ممالک کو آزادی سے اتنا فائدہ ضرور ہوا ہے کہ وہ مدد لینے میں آزاد ہیں صرف ایک قوم کی رہین نہیں ہیں۔ اس وجہ سے اگرچہ فائدہ کوئی اتنا بڑا نہیں تاہم آزادی کا خیال خود ایک بہت بڑا فائدہ ہے اور اگر اسلامی آزاد ممالک چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ فائدہ وہ اس طرح اُٹھا سکتے ہیں کہ وہ اپنے اندرونی حالات کو ان اقوام سے آزاد رہ کر سنوارنے کی کوشش کریں اور ان کو اپنے معاملات میں اس حد تک دخیل نہ ہونے دیں کہ یہ معاملات ان کی اپنی دسترس سے باہر ہو جائیں۔

افسوس ہے کہ اسلامی ممالک میں ابھی تک ایسی ذہنیت نہیں اُبھر سکی اور وہ آسانی سے غیروں کی ریشہ دوانیوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ حالات ابھی مخدوش ہیں اور کیا معلوم کب تک مخدوش رہیں، اس لئے مسلمان اقوام محض فوجی اور اقتصادی لحاظ سے بالکل آزاد نہیں سمجھی جا سکتیں۔ اس لئے مسلمانوں کو بڑی ہوشیاری سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ تاہم جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اس جزوی محکومی کی موجودگی میں بھی مسلمان اگر چاہیں تو بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جہاں تک اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا تعلق ہے موجودہ حالات ہمارے بہت سازگار ہیں۔ اور اگر ہم اپنی پوری طاقت مغربی ممالک کے سامنے اسلام کا صحیح چہرہ رکھنے میں صرف کریں تو ہم دنیا میں ایک ایسا انقلاب برپا کر سکتے ہیں جس سے ہماری مادی کمزوریاں بھی ہماری ترقی میں حائل نہیں ہو سکتیں۔

اگرچہ اسلامی کہلانے والے ممالک صنعت۔ تجارت اور دوسرے اقتصادی معاملات میں مغربی اقوام کا مقابلہ نہیں کر سکتیں پھر بھی ان ممالک میں دنیوی دولت کے اتنے ذخیرے ہیں کہ اگر ہم ان ذخائر کا پچاسواں حصہ بھی تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کریں تو ہم یورپ امریکہ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں نہایت موثر اسلامی مشن قائم کر سکتے ہیں۔ جہاں تک روپیہ کا تعلق ہے اس کی کمی نہیں البتہ ایسے کارکنوں کی بڑی ضرورت ہے جو پورے اخلاص کے ساتھ تبلیغ کا کام سرانجام دیں اور اگر اسلامی حکومتیں روپیہ پیسہ میں مخلص لوگوں کی پُشت پناہی کریں تو ہمارے تبلیغی ادارے قرآن کریم کی تعلیمات پھیلانے کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

اس زمانہ میں تبلیغ کے طریق وہ نہیں رہے جو پہلے زمانہ میں تھے۔ جب ایک درویش ایران یا ترکستان سے کھڑا ہوتا تھا اور بغیر کسی قسم کا زادِ سفر مہیّا کئے دُور دُور ممالک میں اللہ تعالےٰ کے کام کے لئے نہایت شوق اور جوش و خروش سے نکل جاتا تھا اور جہاں جاتا تھا اردگرد اسلام کے نور سے فضا کو منور کر دیتا تھا۔

یہ سب کام وہ محض روحانی قوت سے سرانجام دیتا تھا اور وہ کسی حکومت کا رہینِ منت نہیں ہوتا تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ درویش حکومت کی مدد کو اپنی توہین خیال کرتے تھے اور صرف خدا کے بھروسہ پر جدوجہد جاری رکھتے تھے اور اپنی زندگیاں ایک ہی دھن میں گزار دیتے تھے۔ دنیوی مال و متاع سے وہ نفرت کرتے تھے مگر جس قدر وہ ان سے نفور تھے اسی قدر دنیا ان کے پاؤں پر نچھاور ہوتی تھی۔

اگرچہ وہ زمانے اب نہیں رہے لیکن ہمّت و کوشش اور اخلاص کے انعامات اب بھی اسی طرح موجود ہیں اگرچہ ان کی صورت بدل چکی ہے اور جدوجہد کے طریق بھی بدل چکے ہیں۔

طوفان میں سفینہ چلایا ہے آپ نے

الہام کا چراغ جلایا ہے آپ نے
اللہ سے ہمکلام بنایا ہے آپ نے

قرآن خوانیوں کی صدائیں بلند ہیں
پھر بزمِ مصطفےٰ کو سجایا ہے آپ نے

آنے لگا کنارہ سلامت کا وہ نظر
طوفان میں سفینہ چلایا ہے آپ نے

نمرود نے کیا ہے جو آتشکدہ بپا
آتشکدے میں باغ کھلایا ہے آپ نے

مَیں اَور کیا بیان کروں قصّہ مختصر
تنویرؔ کو خدا سے ملایا ہے آپ نے

تنویر

78

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ (الشعراء آیت ۸۵) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

عربی زبان میں جب صدق کی طرف کوئی لفظ مضاف ہو تو اس کے مفہوم میں دوام اور ظاہرو باطن کی خوبی کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مفرداتِ امام راغبؒ میں لکھا ہے اَلصِّدْقُ يُعَبَّرُ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ فَاضِلٍ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا بِالصِّدْقِ فَيُضَافُ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْفِعْلُ الَّذِيْ يُوْصَفُ بِهٖ۔ یعنی صدق سے مراد ہر وہ فعل ہوتا ہے جو ظاہرو باطن میں خوبی رکھتا ہو اور جس فعل کی صدق کو صفت بنانا ہو اُس کو صدق کی طرف مضاف کر دیتے ہیں۔ پس اِس دعا کے معنے یہ ہیں کہ اے میرے خدا! تُو آخری زمانہ کے لوگوں کے دلوں میں میرے لئے دعا کی تحریک پیدا کر دے۔ لیکن وہ دعا عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ہو۔ اور پھر وہ تعریف صرف لوگوں کی زبانوں پر ہی نہ ہو بلکہ واقعہ میں میرے نیک کام دنیا میں قائم رہیں اور اِس طرح مجھے ظاہری اور باطنی طور پر اچھی تعریف حاصل ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف مسلمانوں نے پورا کیا ہے۔ ممکن ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے بیٹے اور پوتے آپ کے لئے دعا کرتے ہوں۔ لیکن بہت سی نسلیں گزر جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی اور جسمانی اولاد ان کو بھول گئی لیکن مسلمان ہیں جو تیرہ سو سال سے برابر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے دعا کرتے چلے آ رہے ہیں اور قیامت تک دعا کرتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ ہر نمازی ہر تشہد کے آخر میں کہتا ہے کہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

یعنی اے اللہ! تُو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اُسی طرح فضل نازل فرما جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضل نازل فرمایا۔ گویا ہم خدا تعالےٰ کی اُس محبت پر انتہا درجہ کا اعتماد رکھتے ہیں جو اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کی اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اُن سے انتہا درجہ کا پیار کیا تھا لیکن بعض لوگ جو حقائق سے ناآشنا ہوتے ہیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نسبت دینے میں آپ کی ہتک خیال کرتے ہیں۔ اور یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل تھے تو اللہ تعالےٰ نے درود میں اپنی برکات اور انعامات کے نزول کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کیوں مثال دی سو اس بارہ میں ایک نکتہ یاد رکھنا چاہیئے جس سے یہ سوال بالکل حل ہو جاتا ہے۔ دنیا میں اگر ایک شخص سنگترے کا درخت لگائے تو سنگترہ اپنی ذات میں کچھ خاصیتیں رکھتا ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ ایک خاص حد تک اونچا ہو سکتا ہے۔ ایک خاص حد تک پھیل سکتا ہے اور ایک خاص حد تک پھل دے سکتا ہے۔ اعلےٰ درجہ کا سنگترہ پندرہ بیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ پس اگر وہ سنگترہ بیس فٹ تک اونچا ہو جائے تو سارے لوگ کہیں گے کہ سنگترہ اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ اگر ایک سنگترہ پچیس فٹ کے گھیر میں پھیل سکتا ہے اور وہ اتنا پھیل جاتا ہے تو لوگ کہیں گے کہ اس سنگترے نے کمال کر دیا۔ اگر ایک سنگترہ زیادہ سے زیادہ ایک ہزار پھل دے سکتا ہے اور وہ ایک ہزار پھل دے دیتا ہے تو ہم کہیں گے اس سنگترے نے کمال کر دیا۔ لیکن اس کے مقابل میں بڑ کا درخت لے لو۔ بڑ کا درخت دو سو فٹ تک اور اونچا ہو جاتا ہے اور عام درخت اسی نوے فٹ کے ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص بڑ لگائے اور وہ پچیس فٹ کا ہو جائے یا اگر اس کا پھیلاؤ ڈیڑھ دو سو فٹ ہو سکتا ہے اور اس کا پھیلاؤ بیس پچیس فٹ ہو جائے اور کوئی کہہ دے کہ اس نے کمال کر دیا تو ہم اس کو بیوقوف کہیں گے۔ یا فرض کرو کسی نے بیر کا درخت لگایا۔ بیر کا درخت ایک ہزار نہیں بلکہ بیس ہزار کے قریب پھل دیتا ہے۔ اب اگر بڑ کا درخت پچیس فٹ اونچا ہو جائے اور پچیس فٹ اس کا گھیر ہو جائے اور بیر کا درخت ایک ہزار بیر دے اور کوئی کہے کہ چونکہ بڑ کا پھیلاؤ سنگترے جتنا اور بیر کو پھل بھی سنگترے جتنا لگا ہے اس لئے انہوں نے تو کمال کر دیا ہے۔ تو ہم کہیں گے یہ احمقانہ بات ہے۔ یہ چیز ان درختوں کے کمال کا ثبوت نہیں بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ درخت ناقص ہیں۔ پس ہر کمال نسبت کے لحاظ سے ہوتا ہے مثلاً ہم نے سنگترہ لگایا اور خدا تعالےٰ نے ایسا فضل کیا کہ سنگترہ جتنا اونچے سے اونچا ہو سکتا تھا ہو گیا۔ جتنا زیادہ سے زیادہ پھیل سکتا تھا پھیل گیا اور جتنا زیادہ سے زیادہ پھل دے سکتا تھا اتنا پھل اس نے دے دیا۔ پھر ہم نے آم کا درخت لگایا۔ اب اگر آم کا درخت لگاتے ہوئے ہم کہیں گے کہ اے خدا! تو اِس میں ایسی ہی برکت دے جیسے سنگترے میں دی تھی تو کوئی شخص اس کے یہ معنے نہیں کرے گا کہ اے خدا! اس کو بیس فٹ اونچا کر دے۔ اسی طرح کوئی اس کے یہ معنے نہیں کرے گا کہ خدا تعالےٰ اس کا گھیر پچیس فٹ کر دے اور کوئی شخص اس کے یہ معنے نہیں کرے گا کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک ہزار پھل لگا دے بلکہ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اے خدا! جتنا زیادہ سے زیادہ آم کا درخت پھیل سکتا ہے تُو اِسے پھیلا دے اور جتنا زیادہ سے زیادہ آم کا درخت اونچا ہو سکتا ہے اتنا ہی اسے اونچا کر دے اور جتنا زیادہ سے زیادہ آم کا درخت پھل دے سکتا ہے اتنا اسے پھل لگا دے تا کہ جس طرح وہ سنگترہ اپنی جنس میں کمال کو پہنچ گیا تھا اسی طرح یہ بھی اپنی جنس میں کمال کو پہنچ جائے۔ تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح قومی نبیوں میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں کمال کو پہنچ گئے تھے اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو جمیع عالم کی طرف نبی ہیں اور ایک الگ جنس ہیں اس میں وہ اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔ جیسے سنگترہ اَور ہے اور بڑ یا آم اَور۔ جب ہم کہیں گے کہ سنگترہ کی طرح آم اپنے کمال کو پہنچ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ وہ ایک ہزار پھل دے بلکہ مطلب یہ ہو گا کہ آم آٹھ دس ہزار پھل دے۔ اسی طرح جب ہم یہ کہیں گے کہ سنگترے کی طرح بڑ اپنے کمال کو پہنچ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ وہ بیس پچیس فٹ اونچا ہو جائے بلکہ یہ مطلب ہو گا کہ وہ دو سو فٹ اونچا ہو جائے تو درحقیقت درود کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح ابراہیمؑ اپنی جنس میں کمال درجہ کا وجود تھا اسی طرح اے خدا تُو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی جو جمیع عالم کی طرف نبی ہیں اُن کی جنس کے لحاظ سے جو سب سے بڑا درجہ ہے انہیں عطا کر لیکن اس کو جتنا بڑا ہونا چاہیئے اُتنے

بڑے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہو جائیں اور اس کا جتنا پھیلاؤ ہونا چاہیئے اتنا پھیلاؤ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہو جائے۔ اور جتنا اسے پھل لگنا چاہیئے اتنا پھل ان کو لگ جائے۔ گویا درود میں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا جس طرح ابراہیمؑ اپنی محدود جنس میں کمال کو پہنچا ہے اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا میں اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی نے ایک بکری لی اور اللہ تعالےٰ نے اس میں ایسی برکت ڈالی کہ اس نے ڈیڑھ سیر دودھ دینا شروع کر دیا اور دو بچے ششماہی دینے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد جب کوئی شخص گائے لے گا تو وہ کہیگا اے خدا جس طرح تُو نے فلاں کی بکری میں برکت ڈالی تھی اسی طرح میری گائے میں بھی برکت ڈال دے۔ اب کیا اس کا یہ مطلب ہو گا کہ یہ گائے ڈیڑھ سیر دودھ دینے لگ جائے۔ اور ہر چھٹے مہینے دو بچے دے دے۔ کبھی کسی گائے نے ایسا نہیں کیا۔ اچھی گائے کبھی بھی ڈیڑھ سیر دودھ نہیں دیتی اور نہ ہی کوئی گائے چھ ماہ میں دو بچے دیتی ہے بلکہ اس کی دعا کا مفہوم یہ ہو گا کہ جس طرح فلاں بکری بکریوں میں اچھی ثابت ہوئی ہے اسیطرح یہ گائے گائیوں میں اچھی ثابت ہو۔ تو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

کے یہی معنے ہیں کہ جس طرح ابراہیمؑ اپنی قسم کے لوگوں میں سے انتہائی درجہ کے کمال کو پہنچ گئے اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کام کے لحاظ سے کمال کو پہنچ جائیں۔ ابراہیمؑ بنی اسرائیل کے لئے تھے۔ جس طرح انہوں نے بنی اسرائیل میں اپنا کمال دکھایا اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا میں کمال دکھائیں۔ تو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ۔

کے معنے ہم یہ کریں گے کہ اے خدا جس طرح تو نے ابراہیمؑ کو بنی اسرائیل کے لئے برکت دی جو دنیا کا ہزارواں حصّہ ہے اسی طرح تُو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور جو بنی اسرائیل سے ایک ہزار گنا بڑی ہے ابراہیمؑ سے ہزار گنا زیادہ برکت دے۔ کَمَا کا لفظ بعض اوقات نسبتی معنوں میں بھی بولا لیا جاتا ہے۔ جیسے میں نے مثال دی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس بکری ہو جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہو تو جب کوئی زمیندار گائے خریدے گا تو وہ کہے گا اے خدا! جس طرح تُو نے فلاں کی بکری میں برکت دی تھی اسی طرح تُو میری گائے میں بھی برکت دے۔ اب اس کے یہ معنے نہیں ہوں گے کہ گائے چھ ماہ میں دو بچے دے یا ڈیڑھ سیر دودھ دے۔ گائے اگر اچھی ہو گی تو سات آٹھ سیر دودھ دے گی اور اگر بھینس لے گا اور وہ دعا کرے گا کہ جس طرح فلاں بکری میں برکت ڈالی تھی اسی طرح اس میں بھی برکت ڈال تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ مجھے ایسی بھینس دے جو چودہ پندرہ سیر دودھ دینے والی ہو۔ غرض الفاظ تو ویسے ہی بولے جائیں گے لیکن چونکہ جنس علیحدہ علیحدہ ہو گی اس لئے معنے بھی الگ الگ ہو جائیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ کی جنس الگ تھی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی الگ۔ آپ کی قوم دو چار لاکھ تھی۔ دنیا میں یہودی اس وقت ڈیڑھ دو کروڑ کی تعداد میں ہیں لیکن ساری دنیا کی آبادی دو ارب سے بھی زیادہ ہے۔ گویا یہودی دنیا کی آبادی کا سوواں حصّہ ہیں۔ اس لحاظ سے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

کے معنے یہ ہوں گے کہ اے اللہ! جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کو یہودی قوم کے لئے برکت دی اسی طرح تُو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ابراہیمؑ سے سو گنا زیادہ برکت دے۔ اگر دس ارب روپیہ یہود کو دیا تو اسی نسبت سے امّتِ محمدیہ کو سو گنا زیادہ مال دے۔ پس یہاں کَمَا کے معنے زیادتی کے ہیں برابری کے نہیں کیونکہ جنس الگ ہے۔ اگر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم صرف عرب کے لئے مبعوث ہوتے تو پھر ویسے ہی معنے لئے جاتے کیونکہ بکری کی بکری سے نسبت ہوتی ہے اور گائے کی گائے سے نسبت ہوتی ہے۔

غرض کَمَا کا مفہوم برابری کا نہیں بلکہ اِس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح ابراہیمؑ اپنی جنس میں کامل وجود بنا اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جنس میں کامل وجود بنیں۔ آخر ساری دنیا کی طرف آنے والے نبی کو جو درجہ ملنا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام تو وہاں پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ جس طرح ایک جمعدار اگر اپنے ماتحتوں پر جو کہ پندرہ بیس ہوتے ہیں اچھی طرح کنٹرول رکھتا ہے اور ایک کمانڈر دو تین لاکھ فوج کی کمان کرتا ہے تو وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم کہیں کہ جس طرح اس جمعدار نے پندرہ آدمیوں پر کنٹرول کر رکھا ہے ویسے ہی یہ کمانڈر بھی کنٹرول رکھتا ہے۔ تو اس "ویسے" کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ وہ پندرہ آدمیوں پر کنٹرول رکھنے والا دو تین لاکھ پر کنٹرول کر سکتا ہے بہرحال کوئی عقلمند اس فقرہ کے سوائے اس کے اور کوئی معنے نہیں لے گا کہ جس طرح اس جمعدار نے اپنی جنس میں کمال پیدا کیا ہے اسیطرح کمانڈر اپنی جنس میں کمال پیدا کرے ویسے تو پندرہ آدمیوں پر کمان کرنے والے اور دو لاکھ آدمیوں پر کمان کرنے والے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پندرہ آدمیوں پر کنٹرول کرنے والے کو اگر سو آدمی بھی دے دیئے جائیں تو وہ فیل ہو جائے گا لیکن تین لاکھ آدمیوں پر کنٹرول کرنے والا ایک وقت میں ہزارہا جمعداروں پر کنٹرول کر لے گا۔ تو جب ہم یہ دعا کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کو اپنی جنس میں کمال عطا فرمایا اسی طرح تُو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی جنس میں کمال عطا فرما۔ اور اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی ہتک نہیں ہوئی۔ بہرحال ابراہیمؑ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی جنس میں بڑا کمال بخشا۔ اور ایسا بخشا کہ اس جنس میں سے کسی اَور کو نصیب نہیں ہوا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں اپنی ملکی ترقی کے لئے دو قسم کی پالیسیاں اختیار کیا کرتی ہیں۔ ایک پالیسی "شارٹ ٹرن پالیسی" کہلاتی ہے اور ایک "لانگ ٹرن پالیسی" کہلاتی ہے۔ یعنی ایک تو اس ملک کی موجودہ مشکلات کو دُور کرنے کے لئے عارضی انتظام ہوتا ہے اور ایک اس ملک کے لئے لمبا پروگرام ہوتا ہے جس کا مقصد اس ملک کی حالت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی گورنمنٹ اپنے ملک کو ایک دن میں اعلےٰ ترقی نہیں دے سکتی بلکہ اس کے لئے تیس پینتیس سال کی کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے لیکن تیس پینتیس سال کی کوشش کے یہ معنے نہیں کہ اگر کسی حصّۂ ملک میں قحط پڑ جائے تو حکومت کہے کہ ہم نے پروگرام بنایا ہوا ہے کہ تیس سال کے بعد ایسے حالات پیدا نہیں ہونگے اب چونکہ ہم اس طرف لگے ہوئے ہیں اس لئے ہم قحط زدہ لوگوں کی مدد نہیں کر سکتے۔ اگر وہ مرتے ہیں تو مریں۔ ایسے مواقع پر شارٹ ٹرن پالیسی کو اختیار کیا جاتا ہے تا اچانک پیدا ہونے والی باتیں اصل پروگرام میں مخل نہ ہوں۔ "لانگ ٹرن پالیسی" یعنی ایسی پالیسی جس سے آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے پچھلی تکالیف کا ازالہ کیا جائے اس کے لئے لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں مگر اُن میں سے کوئی قربانی بھی ابراہیمؑ کی قربانی سے بڑھ کر نہیں۔ یعنی جو "لانگ ٹرن پالیسی" حضرت ابراہیمؑ نے اختیار کی کسی اَور نے نہیں کی۔ شارٹ ٹرن پالیسی یہ ہے کہ اگر کسی کو کوئی ایسا آدمی نظر آئے جو بھوک سے مر رہا ہو اور وہ اس کے سامنے روٹی رکھ دے اور کہے کہ کھا لو تو ہم اُسے اچھا اور نیک آدمی کہیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی پیاسا ہو اور کوئی اس کے سامنے خالی پانی ہی نہیں بلکہ شربت رکھے اور کہے کہ پی لو تو ہم اسے اچھا اور نیک آدمی کہیں گے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو ہم اسے ظالم کہتے۔ ایسے کاموں کو ہم شارٹ ٹرن پالیسی کہتے ہیں اور اس قسم کی نیکیاں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ مگر ایک نیکی وہ ہوتی ہے جو سارے لوگوں کے لئے ہوتی ہے اور جس سے ساری دنیا فائدہ اٹھاتی ہے۔

(باقی)

79

جلسہ سالانہ احمد نگر ضلع دینا جپور مشرقی پاکستان

کی

مختصر روداد

مورخہ ۱۰ اور ۱۱ مئی ۶۸ء کو جماعت کا دسواں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ الحمد للہ مقامی احباب کے علاوہ ضلع رنگ پور اور ضلع دینا جپور کی جماعتوں سے احباب نے اس میں شرکت کی۔ ہینڈ بل اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ملحقہ پنچاگڑھ ٹاؤن اور ارد گرد کے تمام علاقہ میں جلسہ کے متعلق اطلاع کی گئی۔ غیر از جماعت کی ایک معقول تعداد نے بھی ہمارے جلسہ میں شرکت کی جلسہ گاہ کو سائبان اور قناتوں اور گیٹ سے آراستہ کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ مستورات نے بھی کثرت سے شرکت کی۔ مختصر روداد حسب ذیل ہے۔

اجلاس اوّل

مورخہ ۱۰ مئی ۶۸ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم صوبائی امیر مولوی محمد صاحب بی۔اے کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مولوی محب اللہ صاحب مربی سلسلہ نے کی بعدہٗ صاحب صدر کی معیت میں اجتماعی دعا ہوئی۔ اس کے بعد مولوی سلیم اللہ صاحب نے بنگلہ میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد چیتر میں جلسہ کمیٹی ماسٹر زاہد الرحمان صاحب نے خطاب کیا جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے سامعین کو خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ محترم صوبائی امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں مسلمانوں کے موجودہ نازک حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے اصل فرائض اور جماعت احمدیہ کی غرض و غایت اور اہم دینی خدمات کو دلنشین انداز میں بیان فرمایا۔ ازاں بعد جناب ضیاء الحق صاحب جوڈھاکہ سے مع فیملی تشریف لائے تھے کرسی صدارت پر بیٹھے اور بقیہ کارروائی ان کی صدارت میں ہوئی۔ مکرم مولوی سلیم اللہ معلم سلسلہ اور مکرم محب اللہ صاحب نے اپنے اپنے موضوعات پر مدلل تقاریر فرمائیں۔ ازاں بعد خاکسار (احمد صادق محمود۔ مربی سلسلہ) نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے خلافت کے موضوع پر نہایت دلنشین انداز میں اس کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے تقریر فرمائی۔ مغرب سے چند منٹ قبل یہ بابرکت اجلاس بخیر و خوبی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

اجلاس دوم

مورخہ ۱۱ مئی ۶۸ء صبح ساڑھے آٹھ بجے تا ساڑھے گیارہ بجے زیر صدارت محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد اجتماعی دعا محترم امیر صاحب نے کروائی ازاں بعد مولوی سلیم اللہ صاحب نے ایک بنگلہ نظم پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد مکرم فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات کے موضوع پر تقریر کی جس میں تعلیم القرآن، فضل عمر فاؤنڈیشن وقف عارضی، تحریک جدید دفتر سوم اور وقف جدید (اطفال) کی تحریکات کو وضاحت سے بیان کرتے ہوئے دوستوں کو قربانی کی تلقین کی بعدہٗ مکرم مولوی عبد العزیز صاحب مربی سلسلہ نے اس موضوع پر تقریر کی کہ مسیح موعود اور امام مہدی ایک ہی وجود کے دو صفاتی نام ہیں۔ ازاں بعد مکرم حامد حسن خان صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دینا جپور (شہید) نے مالی قربانی اور تحریک جدید و وقف جدید کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ محترم صوبائی امیر جناب مولوی محمد صاحب نے ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس اجلاس کے دوران جناب ماسٹر صادق علی صاحب جنہوں نے اپنی دونوں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت پائی ہے اپنی بنگلہ زبان میں اپنی لکھی ہوئی ایک نہایت ایمان افروز نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ الحمد للہ

اجلاس سوم

یہ اجلاس بعد نماز ظہر اڑھائی بجے زیر صدارت محترم صوبائی امیر جناب مولوی محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم حامد حسن خان صاحب نے کی۔ اسکے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ پھر مولوی سلیم اللہ صاحب نے ایک بنگلہ نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت رسول کریم صلعم سے حضرت مسیح موعودؑ کا والہانہ عشق کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام، اعجاز قرآن کریم اور دیگر عظیم الشان خدمات کو بیان کیا۔ ازاں بعد خاکسار نے سیرۃ النبی صلعم کے موضوع پر تقریر کی۔ اسکے بعد محترم مولوی محمد صاحب صوبائی امیر نے علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر ایک ایمان افروز اور مدلل تقریر فرمائی۔ ازاں بعد محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے اعتراضات کے جوابات کے موضوع پر تقریر کی۔ سامعین پر بفضلہ تعالےٰ ان جوابات کا عمدہ اثر ہوا۔ الحمد للہ اس کے بعد صاحب صدر نے اختتامی تقریر فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔ جس پر ہمارا یہ دو روزہ سالانہ جلسہ بفضلہ تعالےٰ بخیر و خوبی اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(خاکسار احمد صادق محمود۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

جو مزا ہے صحبتِ درویشِ حق آگاہ میں
وہ مزا ہرگز نہیں بزم وزیر و شاہ میں

زندگی میں دیدۂ بینا نہیں جن کو نصیب
دیکھ سکتے ہی نہیں وہ نور مہر و ماہ میں

گر وہ راضی ہے تو عز و جاہ کی حاجت نہیں
بے خدا رکھا ہے کیا دُنیا کی عز و جاہ میں

دیکھ کر زندہ نشاں جو بند کر لیتے ہیں آنکھ
اور بڑھ جاتی ہے تاریکی دلِ گمراہ میں

تو نے مجھ کو جو دیا تیرا ہی ہے میرا نہیں
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

جب بھی در کو کھٹکھٹایا کھل گیا فی الفور شوق
ہم نے جو مانگا سو پایا شب کے اشک و آہ میں

(عبد الحمید شوق)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسلسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائینگے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۴۰

میں خالدہ الماس بنت چوہدری عزیز احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔

۱½ تولہ سونے کا زیور جس کی قیمت اندازاً دو صد روپے (200/-) ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار میرے والدین کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الراقمہ:- خالدہ الماس بنگلہ نمبر ۸۶۱ ۴ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

گواہ شد:- محمود احمد ناصر سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد:- عزیز احمد چوہدری والد موصیہ سیکرٹری وصایا حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۹۲۴۱

میں رشید احمد ولد چوہدری سید احمد صاحب قوم جٹ اولکھ پیشہ دکاندار عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۰۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- چوہدری رشید احمد رشید کریانہ سٹور گولبازار ربوہ۔

گواہ شد:- محمود احمد بقلم خود زعیم حلقہ گولبازار ربوہ

گواہ شد:- خان محمد گوندل گولبازار ربوہ

مسل نمبر ۱۹۲۴۲

میں عبدالخالق بنگالی ولد عبدالباری قوم احمدی مسلمان پیشہ تعلیم عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے میرے والدین کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- عبدالخالق بنگالی معلم جماعت ہشتم ایم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (محلہ دارالصدر غربی الف)

گواہ شد:- عطاء اللہ ایم اے سیکرٹری امور عامہ دارالصدر غربی الف ربوہ

گواہ شد:- ملک محمد رفیق صدر دارالصدر غربی الف ربوہ

انسپکٹران بیت المال اور سیکرٹریان مال جماعتہائے مقامی کیلئے ضروری ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظارت بیت المال آمد کو ہدایت دی تھی کہ زمیندار احباب کی آمدنیوں کی تشخیص موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری محنت کے ساتھ کی جائے۔ یعنی زراعت کی طرف حکومت کی توجہ اور زمینداروں میں بیداری کے نتیجہ میں زرعی پیداوار بہت بڑھ گئی ہے اور زمیندار احباب کی آمدنیوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ ان حالات کا زمیندار جماعتوں کے بجٹوں پر خوشگوار اثر لازماً ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۰ ۶۸ میں سورہ بقرہ کی آیت ۲۵۵ اور بعض دیگر آیات قرآنی کی لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے چندوں کے بارہ میں زمیندار احباب کو اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا ہے

- - - - - - - - - - - - - - - - اس خطبہ کو یا اس کے تسلسل میں جو اور خطبہ بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عنقریب ارشاد فرمائیں نظارت بیت المال انہیں پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے بھی مقامی جماعتوں میں پہنچانے کی کوشش کرے گی۔

بہرحال انسپکٹران بیت المال اور مقامی عہدیداران ابھی سے اچھی طرح نوٹ فرمالیں کہ زمیندار احباب کی آمدنیاں تشخیص کرتے وقت حضور کی ہدایات کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ یعنی زمیندار احباب کی آمدنیاں موجودہ حالات کے مطابق درج بجٹ کی جائیں اور پوری محنت اور کوشش سے صحیح آمدنیاں لی جائیں۔ اور اس غرض کے لئے ہر قسم کی پیداوار کا اندازہ لگایا جاوے اور کسی ذریعہ آمد کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے۔

ایڈیشنل ناظر بیت المال (آمد)

مجالس انصار اللہ اضلاع لائلپور و سرگودھا کے اجتماعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص ارشاد کے ماتحت مجالس انصار اللہ اضلاع لائلپور و سرگودھا کے اجتماعات علی الترتیب مورخہ ۱۴ جون و ۱۴ جون ۶۸ء لائلپور اور سرگودھا میں منعقد ہوں گے ان اجتماعات کا پروگرام انشاء اللہ العزیز نماز جمعہ کے بعد شروع ہوگا اور قریباً دو گھنٹے جاری رہے گا۔ دونوں اجلاس زیادہ تر تربیتی ہوں گے اور انصار کے عہدیداروں سے ان کے کام کا جائزہ لیا جائے گا نیز ایسی تجاویز زیر غور آئیں گی جن پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں انصار اللہ کی کارکردگی پر خوشگوار اثر پڑ سکے۔ مرکز سے ہر دو اجتماعات میں پانچ پانچ احباب کے وفد شامل ہوں گے انشاء اللہ ہر دو اضلاع کی تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء لازمی طور پر اپنے اپنے ضلع کے اجتماع میں شریک ہوں گے۔ اگر کسی خاص وجہ سے زعیم صاحب خود نہ آسکیں تو وہ اپنا نمائندہ بھجوا سکتے ہیں مگر نمائندہ ایسا ہو۔ جو انصار اللہ سے کام کے بارہ میں اپنی مجلس کی پوری نمائندگی کر سکے۔ لائلپور اور سرگودھا شہر کے تمام انصار کی حاضری لازمی ہوگی ہر دو اضلاع کے امراء۔ ناظمین انصار اللہ۔ زعماء و زعماء اعلیٰ اور مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان اجتماعات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق کامیاب بنانے میں مجلس انصار اللہ کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ان اجتماعات میں ناظمین اضلاع کا انتخاب بھی ہوگا انشاء اللہ۔ (ناظم عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ تقریباً تین ماہ سے بعارضہ ذیابیطس شدید طور پر بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

بشارت احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ضرورت کتب

لائبریری جامعہ احمدیہ کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کے پاس ہوں تو قیمتاً عنایت فرما دیں۔

۱- دار قطنی ۲- بیہقی (حدیث) ۳- الام (فقہ) ۴- محلی (ابن حزم - فقہ) ۵- تاریخ طبری مکمل ۶- طبقات کبیر (لابن سعد)

نوٹ:- اس کے علاوہ بھی اگر کسی دوست کے پاس تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ کی کوئی بنیادی کتاب قابل فروخت ہو تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔

(انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق:

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تقریب تقسیم انعامات

۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعہ فضل عمر جونیئر ہائی سکول احمد نگر ضلع وہاڑی پور مشرقی پاکستان میں ایک تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی جس کے اصل محرک مولوی نادر احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ہیں۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ نے انجام دیئے۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کے مقابلے ہوئے بعد ازاں نظم خوانی کے بھی مقابلے ہوئے۔ طلباء و طالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جج کے فرائض مکرم مولوی ابو الخیر محب اللہ صاحب مکرم مولوی منور علی صاحب اور مکرم مولوی علی اکبر صاحب مربیان سلسلہ نے انجام دیئے۔

تلاوت قرآن کریم کے مقابلے میں طلباء میں عزیزم فرید احمد اول اور صالح احمد ابن مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان دوم آئے۔ اور طالبات میں امۃ السمیع بیگم اور طہورہ بیگم دوم نظم خوانی کے مقابلے میں عزیز صالح احمد اول اور عزیزم غلام احمد دوم قرار دیئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد صاحب صدر نے مفید نصائح سے مستفیض فرمایا دعا کے بعد مٹھائی تقسیم ہوئی بعد دعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کو اسلامی تہذیب و تمدن اور ادب کا گہوارہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار عبد العزیز صادق مربی سلسلہ سیکرٹری فضل عمر جونیئر ہائی سکول احمد نگر مشرقی پاکستان)

درخواست دعا

مکرم خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت سمبڑیال کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور ان دنوں کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ عبد المومن گولبازار ربوہ)

خوش حالی کیسے حاصل ہو؟

گھر بار کی بچت کیجئے اپنے وطن کے

خوشحالی کا راز صرف بچت میں ہے

قومی بچت کی چار بہترین اسکیمیں زیادہ سے زیادہ منافع کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ یہ چار طریقے ایک طرف پیش آمدہ ضرورتوں کی تکمیل کا سبب بنتے ہیں تو دوسری طرف ملک کی مجموعی خوشحالی کا

پوسٹل لائف انشورنس

پریمیم کی سب سے کم شرح اور سب سے زیادہ تحفظ

پوسٹل لائف انشورنس ملک میں زندگی کے بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے جس کے پاس پالیسی ہولڈروں کی سب سے بڑی تعداد ہے اس کی پیش کردہ مختلف الاقسام پالیسیوں میں تعلیم اور شادی کی پالیسی بھی شامل ہے حکومت کے زیر انتظام تمام منافع پالیسی ہولڈروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اس کی پریمیم کی شرح دوسری انشورنس کمپنیوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ ماہانہ ادائیگی کی بلا معاوضہ سہولت کے علاوہ سالانہ ششماہی یا سہ ماہی ادائیگی پر مزید رعایت دی جاتی ہے۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک

آپ جہاں بھی ہیں وہیں آپ کے بالکل قریب سیونگ بنک ہے

یقیناً یہ عوام کا بینک ہے حکومت کی براہ راست نگرانی میں سب سے محفوظ اور سب سے بڑا بینک آپ کی بچت پر ۵½ فیصد تک سالانہ منافع دیتا ہے جس پر انکم ٹیکس بالکل معاف ہے ملک کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی تقریباً دس ہزار شاخوں کے ذریعہ اندازاً بیس لاکھ اکاؤنٹ ہولڈروں کی خدمت بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

واحد سرمایہ کاری جس پر ۸ فی صد سالانہ شرح منافع انکم ٹیکس بالکل معاف

یہ اپنی نوعیت کی واحد سرمایہ کاری ہے جس پر آپ کی واپسی یقینی طور پر سب سے زیادہ منافع حاصل کرتے ہیں جس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔ اس کے علاوہ ان سرٹیفکیٹ کی خریداری پر سرمایہ کا الاؤنس بھی ملتا ہے۔ مزید یہ کہ اس قدر منافع کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ اطمینان بھی حاصل ہوتا ہے کہ وطن کے دفاع میں آپ بھی شریک ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ ہر ماہ تقریباً ایک کروڑ روپے کے فروخت ہو جاتے ہیں

انعامی بونڈ

انعام کا انعام بچت کی بچت

محفوظ بچت کے ساتھ ساتھ نقد انعامات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ۔ دس روپے والے انعامی بونڈ پر پچیس ہزار روپے سے سو روپے تک کے انعامات ملتے ہیں اور پانچ روپے والے انعامی بونڈ پر دس ہزار روپے سے ایک ہزار روپے تک کے انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں

عہد اصلاحات کی کامیابیوں میں!

قومی بچت

کا نمایاں حصہ ہے

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

ORIENT DFP/CDNS

صرف اللہ کی ذات ہی مفرد ہے باقی سب چیزیں مرکب ہیں

یہی وجہ ہے کہ فنا سے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی پاک ہے کیونکہ مفرد پر فنا نہیں آتی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۹﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک اہم نصیحت کرتا ہے فرماتا ہے۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو اپنا معبود سمجھ کر مت پکارو، کیونکہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

چونکہ گزشتہ آیات میں مسلمانوں کو اشاعت اسلام کی طرف توجہ دلائی گئی تھی اور اسلام کے ساتھ سب سے زیادہ ٹکر اور سب سے لمبی ٹکر عیسائیت نے لینی تھی اس لئے قرآن کریم میں عیسائیت کے غلط عقائد کی تردید پر بڑا زور دیا گیا ہے اور مسلمانوں کو بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہیں سب سے بڑا مقابلہ عیسائیت کے ساتھ پیش آنے والا ہے جو تین خداؤں کی قائل ہے اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم عیسائیت کے مقابلہ میں مضبوطی سے ڈٹے رہو۔ اور کبھی خدائے واحد کی توحید کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ وہ اپنی ذات میں احد یعنی اکیلا ہے اور غیر منقسم ہے۔ اس لئے نہ وہ کسی بیٹے کا محتاج ہے اور نہ روح القدس کا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے آنکھ کھولی اور فرمایا مجھے ابھی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کے معنے سمجھائے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ صرف اللہ کی ذات ہی مفرد ہے باقی سب چیزیں مرکب ہیں پس روح اور مادہ کے ازلی ہونے کی بحث بالکل لغو ہے۔ روح اور مادہ ہرگز مفرد نہیں بلکہ یہ بھی مرکب ہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کا ہرگز قیاس نہیں کیا جا سکتا یہی وجہ ہے کہ فنا سے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی پاک ہے کیونکہ مفرد پر فنا نہیں آتی فنا ہمیشہ مرکب پر آتی ہے کیونکہ فنا کے معنے ہیں مرکب اجزا کا الگ الگ ہو جانا۔ اور مفرد کے اجزا ہی نہیں ہوتے اس لئے ان کے کسی وقت الگ الگ ہونے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ یہی دلیل اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے اگلے ٹکڑے میں بیان کی ہے اور فرمایا ہے

كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

دنیا کی ہر چیز بلکہ ہر مزعومہ معبود بھی ہلاک ہونے والے ہے اور یہ ہلاکت ثابت کرتی ہے کہ کوئی چیز اپنی ذات میں قائم نہیں بلکہ کوئی اور وجود اسے قائم رکھ رہا ہے"۔

(تفسیر کبیر سورہ القصص صفحہ ۲۵۵، ۲۵۶)

تقریب شادی و دعوت ولیمہ

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء بعد جمعہ محترم کیپٹن ملک عبد اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے فرزند عزیزم ملک عبد المنان صاحب ایم اے کی دعوت ولیمہ کا اپنے مکان "بیت الاعوان" باب الابواب ربوہ پر اہتمام فرمایا بزرگان سلسلہ اور احباب و اعزہ نے اس میں شمولیت فرمائی۔ عزیزم ملک عبد المنان صاحب کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ہمراہ عزیزی عصمت بلقیس صاحبہ بنت ملک محمد صادق صاحب سرگودھا کو مسجد مبارک میں فرمایا تھا اور مورخہ ۹/۵/۶۸ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے موجب رحمت و برکت اور ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(سید میر احمد ناصر ربوہ)

درخواست برائے خاص دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال)

خاکسار کے لڑکے عزیز مظہر احمد کو اچانک اپنڈکس کی تکلیف ہو گئی۔ عزیز کو فوراً میو ہسپتال اپریشن کے لئے لے جایا گیا ۱۲/۵/۶۸ رات بارہ بجے اپریشن کیا گیا جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔

اسی طرح عزیزہ امۃ المجیب بیگم بنت صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کو بھی اپنڈکس کی تکلیف شروع ہو گئی جس کا اپریشن میو ہسپتال میں ۱۳/۵/۶۸ بوقت ۱۲ بجے دن ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اپریشن بھی کامیاب ہوا۔ دونوں بچے ہسپتال میں ہی ہیں۔ اور روبصحت ہو رہے ہیں۔

جملہ احباب جماعت، صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہر دو بچگان کو اپنے فضل سے اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ اور جلد از جلد شفائے کامل عطا فرمائے آمین۔

والسلام ڈاکٹر مرزا منور احمد

امراء اضلاع سے ضروری گزارش

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"۔

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اگر کچھ مڈل طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست بھی اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں بچے نیک اور ہونہار ہوں تاکہ خوب محنت کر کے اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

درخواست دعا

برادرم مکرم مقصود احمد صاحب ندیم آف نیروبی آج کل بسلسلہ حصول تعلیم انگلستان میں مقیم ہیں۔ ۲۱ مئی سے ان کا امتحان شروع ہو رہا ہے اس امتحان کے نتیجہ پر ہی وہاں کی یونیورسٹی میں ان کے داخلہ کا انحصار ہے بزرگان کرام و احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں اور شاندار کامیابی عطا فرمائے اور ان کے لئے ہر طرح کی سہولتیں اور برکتوں کے سامان کرے۔ آمین۔

بشیر احمد قادیانی۔ ربوہ

تنظیمیں حضرات انصار اللہ کی خدمت میں گزارش

مہربانی فرما کر ایسی جماعتوں میں جہاں انصار اللہ کی تنظیم موجود نہیں اگر دس یا دس سے زیادہ احباب چالیس سال سے زائد عمر کے ہوں تو وہاں تنظیم قائم کرائیں نیز زعیم کا انتخاب کرا کے بغرض منظوری رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴